اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
لاہور
یوم جمعہ
فی پرچہ ۱

۱۳ ذوالحجہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۱۷ اخاء ۱۳۲۸ ہش	۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۲۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ... کر آنے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج حرارت ہوگئی نیز نسبتاً ضعف بھی زیادہ ہے۔ دل کی حالت بدستور ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ہندوستانی پارلیمنٹ کے ۱۰۰ سے زیادہ ممبر رکنیت سے محروم ہو جائیں گے

نئی دہلی ۶ اکتوبر۔ سٹیٹسمین کے نامہ نگار خصوصی کا کہنا ہے کہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو ہندوستانی پارلیمان کے ایک تہائی ممبر اس کی رکنیت سے علیحدہ کر دیئے جائیں گے۔ ان ایک تہائی ارکان کی تعداد سو سے زائد بنتی ہے۔ کیونکہ کانگرس پارٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ کوئی فرد جو کسی صوبائی مجلس آئین ساز کا بھی رکن ہے ہندوستان کی مرکزی اسمبلی کا رکن نہیں بننا چاہیئے۔ فی الحال کانگرس پارٹی کا یہ فیصلہ اگلے عام انتخابات تک کانگرس پارٹی کے ارکان پر ہی حاوی ہوگا۔ لیکن اس کے فوراً بعد ہی اسے آرڈیننس کی شکل مل جائے گی۔ نیز یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس علیحدگی سے جو نشستیں خالی ہوں انہیں ہندوستانی پارلیمنٹ کے اگلے بجٹ سیشن سے پہلے پہلے ہی ضمنی انتخابات کے ذریعہ پُر کیا جائے۔

قیام پاکستان کے بعد بلوچستانی سکولوں کی تعداد میں ۱۰۲ فیصدی اضافہ

کوئٹہ ۶ اکتوبر۔ قیام پاکستان کے بعد سے آج تک بلوچستان میں ۹۴ نئے پرائمری سکولوں کا اضافہ ہوا ہے۔ سکولوں کے متعلق تازہ ترین اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ اس تعداد میں ۱۰۲ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ پہلے صرف ۹۲ سکول تھے اب ۱۸۶ ہیں۔ پہلے خانگی تربیت کے صرف ۱۵ ادارے تھے اب ۲۲ ہیں۔ اور طلباء کی تعداد ۱۲½ ہزار سے ۱۸½ ہزار تک جا پہنچی ہے۔ آج پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین بالقابہ نے ایک تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں زراعت کے مصنوعی طریقوں سے کام لے کر خوراک اور پھلوں کی کاشت کو فروغ دیا جائے گا۔ اس کے لئے بہت جلد حکومت پاکستان ٹریکٹر مہیا کرے گی۔ تاکہ بلوچستانی عوام کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے۔ کیونکہ پاکستان کے قیام کا تو پہلا مقصد ہی یہی تھا۔ کہ وہ غریبوں کے معیار زندگی کو بلند کرے۔ آپ نے کہا سیلاب کے پانی کو ایک جگہ جمع کر کے اس سے بن بجلی وغیرہ پیدا کی جائے گی۔ اور اگر بلوچستان سے پانی کی قلت دور ہوگئی۔ اور بن بجلی پیدا ہوگئی۔ تو صوبہ اور بھی مالا مال ہو جائے گا۔ آپ نے کہا صوبے کے لئے جو اصلاحات زیر غور ہیں۔ ان کے جاری ہونے کے بعد بلوچستانی عوام کا کردار اہم کی ضمانت ہوگی۔ کہ انہوں نے اصلاحات کی پہلی قسط کا کس طرح خیر مقدم کیا ہے۔ آپ نے آخر میں مشاورتی کونسل کے ارکان کو ذاتی اغراض سے بلند ہو کر صوبے کی خدمت میں لگ جانے کی تلقین کی اور بتایا کہ مشیروں کی نامزدگی اور مشاورتی کونسل محض عبوری دور کے لئے ہے۔ انتخابات جلد سے جلد کر دیئے جائیں گے۔

عیاشی کی اشیاء کا محصول بڑھا دیا جائے

چاٹگام ۶ اکتوبر۔ چاٹگام کے ایوان تجارت نے حکومت پاکستان کو اپنی کرنسی کی قیمت کم نہ کرنے کے اقدام پر مبارک باد دی ہے۔ اور سفارش کی ہے کہ اس صورت میں پیدا شدہ حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پٹ سن، کھالوں، اون، ہڈی اور چمڑے پر سے برآمد کا محصول کم کر دیا جائے۔ اور عیش و عشرت کی اشیاء کے درآمد کے محصول میں ۱۵ فیصدی کی زیادتی کر دی جائے۔ اور پٹ سن کا کم سے کم نرخ مقرر کر دیا جائے۔

پاکستان ڈنمارک میں سفارتی تعلقات

کراچی ۶ اکتوبر۔ حکومت پاکستان اور حکومت ڈنمارک نے باہم سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

دفاتر روزگار کی طرف سے بے روزگاروں کو کام دلانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جاتا

لاہور ۶ اکتوبر۔ دفتر روزگار کے طریق کار کے متعلق بعض اعتراضات کے جواب میں ڈپٹی سیٹلمنٹ و محکمہ نوآبادکاری و روزگار کے ڈپٹی چیف نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔

محکمہ نوآبادکاری روزگار کے متلاشی احباب کو اپنی خدمات بغیر کسی صلہ کے رضاکارانہ طور پر پیش کرتا ہے۔ انہیں روزگار دلانے کے سلسلہ میں انتہائی گرمجوشی اور خلوص نیت سے کام لیا جاتا ہے۔ اس میں کلام نہیں کہ ملک میں خاص طور پر صوبہ مغربی پنجاب میں تو یہ مرض اب عام ہے۔ اور دفاتر روزگار کے بس میں صرف یہ ہے۔ کہ سرکاری یا غیر سرکاری طور پر جن خالی آسامیوں کی اطلاع ملے۔ وہاں متلاشی اور معقول اصحاب کو کھپانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ان کے بس میں یہ نہیں ہے۔ کہ وہ روزگار کے خود بخود نئے وسائل پیدا کر سکیں۔ اور چونکہ ان لوگوں کا تقرر خود محکمہ روزگار کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ کہنا کہ دفتر میں خویش پروری یا ناانصافی یا بددیانتی ہوتی ہے۔ یہ واقعات کے خلاف ہے۔ کیونکہ جب کبھی کوئی اطلاع آتی ہے۔ اس اسامی کے لئے سارے معقول خواہشمند اصحاب کے نام پیش کر دیئے جاتے ہیں۔

محکمہ روزگار کے تمام دفاتر کے کارکنان کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ راولپنڈی کے دفتر پر جو الزام لگائے گئے ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ اگست ۱۹۴۹ء میں اس دفتر میں ۱۸۹۴ اصحاب نے اپنے نام درج کرائے۔ جن میں سے ۲۹۷ افراد کو روزگار دلا دیا گیا۔ (سرکاری اطلاع)

قبضے کے حقوق سے دستبرداری

برلن ۶ اکتوبر۔ برلن میں روسی سرکاری ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ جرمنی کے مشرقی حصے میں مجوزہ جمہوریت قائم ... روس قبضے کے حقوق سے دستبردار ہو جائے گا۔ اور صرف انتظامی نگرانی کا کام ہی انجام دیتا رہے گا۔

لیک سکسیس ۶ اکتوبر۔ آج یہاں اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے روسی نمائندے جوزف ملک نے بتایا کہ روس جنرل اسمبلی کو تخفیف اسلحہ کے متعلق چند نئی تجاویز پیش کرے گا۔ اور ان میں اپنے سابقہ نقطہ نظر کو دہراتے ہوئے ایٹمی طاقت پر کنٹرول کی شق بھی پیش کرے گا۔

مختصر ۔۔۔ لیکن ۔۔۔ اہم

— دمشق ۶ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکی ترکی عراقی سرحد پر واقع ضلع گولامبرکی کا ایک حصہ عراق کو دینے پر تیار ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

— مکہ معظمہ ۶ اکتوبر۔ اس سال ۹۳ ہزار لوگوں نے فریضہ حج ادا کیا۔ حکومت کی طرف سے زائرین کو ہر ممکن سہولت پہنچانے کی کوشش کی جاتی رہی (اسٹار)

— نیویارک ۶ اکتوبر۔ امید کی جاتی ہے کہ صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین اب جلد کانگرس کو یہ ہدایت کریں گے۔ کہ وہ ایٹم بنانے کی رفتار کو اب دوگنا کر دے۔ (اسٹار)

— لنڈن ۶ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے کہ ہیگ میں ڈچ اور انڈونیشی نمائندوں کی گول میز کانفرنس میں شدید تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ یہ تعطل اقتصادی اور مالی معاملات پر آکر پیدا ہوا ہے۔

— پیرس ۶ اکتوبر۔ فرانس کی کمیونسٹ پارٹی کو خطرہ ہے کہ ان کے صدر کو کہیں قتل نہ کیا جائے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے صدر اور نائب صدر کو ۳۷۵۰ پونڈ کی مالیت کی دو کاریں خرید کر دی ہیں۔

تصحیح

کل غلطی سے شکاگو سے آمدہ ایک اطلاع مکرم خلیل احمد صاحب ناصر کی طرف سے عید کی ایک خبر کے عنوان سے چھپ گئی ہے۔ دراصل وہ خبر شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے زیورچ (سوئٹزرلینڈ) سے بھیجی تھی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹیو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ سے طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

چندہ تعمیر مسجد ربوہ میں حصہ لینے والے احباب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ اخاء ۱۳۲۸ھش / اکتوبر ۱۹۴۹ء کو شام کے وقت مسجد مبارک ربوہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد لمبی دعا فرمائی اور تحریک فرمائی کہ احباب جماعت اس مسجد کی تعمیر کی غرض سے مناسب رقوم مرکز میں بھجوا دیں۔ اس مسجد کی تعمیر پر خرچ کا اندازہ حضور انور نے پچیس ہزار روپیہ فرمایا۔ حضور نے مسجد کے لئے چندہ کی تحریک شروع ہی فرمائی تھی کہ احباب کرام نے اپنے وعدے حضور کی خدمت میں لکھوانے شروع کر دیئے۔ کثیر تعداد ایسے احباب کی بھی تھی جنہوں نے اپنے وعدے اسی وقت سو فیصدی ادا فرما دیئے۔ بعض احباب اور بعض ایسی جماعتیں جن کے نمائندے یہاں موجود نہ تھے ان کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از خود وعدے رقم فرما دیئے۔ وہ جماعتیں یا احباب اگر چاہیں گے تو اپنے وعدوں میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

سنگ بنیاد مسجد مبارک ربوہ کے رکھے جانے کے ایک گھنٹہ کے اندر ستر ہزار سے زائد کے وعدے اور ڈیڑھ ہزار سے زائد کی نقد وصولی ہو گئی تھی۔ وہ احباب یا جماعتیں جنہوں نے اس کار خیر میں اسی وقت حصہ لیا کی فہرست درج ذیل ہے۔ باقی جماعتوں کو بھی چاہئے کہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ لیکن اس امر کا خیال رکھا جائے کہ یہ تمام وعدے آخر ماہ نومبر تک پورے کر دیئے جائیں۔ نظارت بیت المال

نام	رقم موعودہ
۱۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۵۲۱-۰-۰
۲۔ حضرت ام المومنین صاحبہ مدظلہا العالی	۴۰-۰-۰
۳۔ مرزا منور احمد صاحب معہ اہل و عیال	۱۱-۰-۰
۴۔ مہر آپا سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ	۱۰-۰-۰
۵۔ مرزا مظفر احمد صاحب معہ سیدہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ	۲۱-۰-۰
۶۔ ام وسیم احمد صاحبہ	۵-۰-۰
۷۔ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب	۱۰۰-۰-۰
۸۔ سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ	۳۰-۰-۰
۹۔ سیدہ امۃ النصیر صاحبہ	۱۰-۰-۰
۱۰۔ مرزا ناصر احمد صاحب	۲۱-۰-۰
۱۱۔ مرزا مبارک احمد صاحب	۲۱-۰-۰
۱۲۔ مرزا حفیظ احمد صاحب	۵-۰-۰
۱۳۔ مرزا رفیع احمد صاحب	۵-۰-۰
۱۴۔ مرزا خلیل احمد صاحب	۵-۰-۰
۱۵۔ مرزا وسیم احمد صاحب	۲۱-۰-۰
۱۶۔ مرزا طاہر احمد صاحب	۵-۰-۰
۱۷۔ مرزا اظہر احمد صاحب	۵-۰-۰
۱۸۔ مرزا عبد الرحیم احمد صاحب معہ سیدہ امۃ الرشید صاحبہ و بچگان	۵-۰-۰
۱۹۔ سید داؤد احمد صاحب و سیدہ امۃ الحکیم صاحبہ مع بچگان	۵-۰-۰
۲۰۔ میاں مسعود احمد صاحب	۳-۰-۰
۲۱۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب و بیگم صاحبہ	۱۲-۰-۰
۲۲۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب	۲۱-۰-۰
۲۳۔ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ	۱۰-۰-۰
۲۴۔ نواب عبد اللہ خاں صاحب معہ سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ	۱۱-۰-۰
۲۵۔ مرزا حمید احمد صاحب و اہلیہ	۵-۰-۰
۲۶۔ مرزا منیر احمد صاحب	۵-۰-۰
۲۷۔ مرزا مبشر احمد صاحب	-۰-۰
۲۸۔ مرزا مجید احمد صاحب	۵-۰-۰
۲۹۔ امۃ المجید بیگم صاحبہ	۵-۰-۰
۳۰۔ امۃ الحمید بیگم صاحبہ	۵-۰-۰
۳۱۔ مکرم مرزا عزیز احمد صاحب	۵-۰-۰
۳۲۔ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم مرزا عزیز احمد صاحب	۵-۰-۰
۳۳۔ ام داؤد صاحبہ	۵-۰-۰
۳۴۔ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب	۵-۰-۰
۳۵۔ امۃ القدوس صاحبہ	۵-۰-۰
۳۶۔ مرزا داؤد احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۱-۰-۰
۳۷۔ میاں عباس احمد خان صاحب "	۵-۰-۰
۳۸۔ بے بی	۱-۰-۰
۳۹۔ مرزا رشید احمد صاحب معہ اہلیہ و بچگان	۱۱-۰-۰
۴۰۔ مرزا نعیم احمد صاحب	۱۰-۰-۰
۴۱۔ امۃ الحفیظ صاحبہ	۵-۰-۰
۴۲۔ مرزا انور احمد صاحب	۱۰-۰-۰
۴۳۔ " منصور احمد صاحب معہ اہلیہ	۱۱-۰-۰
۴۴۔ " رفیق احمد صاحب	۱-۰-۰
۴۵۔ " حنیف احمد صاحب	۵-۰-۰
۴۶۔ " محمد احمد صاحب	۵-۰-۰
۴۷۔ " ظفر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۵-۰-۰
۴۸۔ سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ	۱۱-۰-۰
۴۹۔ اچھی اماں صاحبہ	۵-۰-۰
۵۰۔ سید محمد احمد صاحب	۵-۰-۰
۵۱۔ والدہ " "	۵-۰-۰
۵۲۔ پیر صلاح الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ راولپنڈی	۱۱-۰-۰
۵۳۔ جماعت احمدیہ لائلپور	۷۳۳-۰-۰
۵۴۔ جماعت ہائے مشرقی پاکستان	۱۰۰۰-۰-۰

(باقی)

چندہ امداد درویشان اور رقوم قربانی کی جدید فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

گذشتہ اعلان کے بعد کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ یہ ان بھائیوں اور بہنوں کی فہرست ہے جنہوں نے میری تحریک پر امداد درویشان کی مد میں چندہ دیا یا قادیان میں عید الاضحیٰ کی قربانی کے لئے میرے نام روپیہ بھجوایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

نام	رقم
(۱) اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی برائے قربانی	۲۵-۰-۰
(۲) چوہدری فضل حق صاحب قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ برائے قربانی	۲۵-۰-۰
(۳) خواجہ منصور احمد صاحب پسر خواجہ محمد عبد الغنی صاحب راولپنڈی	۵-۰-۰
(۴) محمد عبد الرحمٰن صاحب پنشنر صوبیدار میجر کوئٹہ بطور صدقہ برائے غرباء قادیان	۱۰-۰-۰
(۵) مرزا محمد شریف بیگ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل جھنگ بطور صدقہ برائے غرباء قادیان	۱۰-۰-۰
(۶) قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی آف قادیان حال راولپنڈی بطور صدقہ	۱۰-۰-۰
(۷) اہلیہ صاحبہ قاضی عبد الرحیم صاحب مذکور بطور صدقہ	۵-۰-۰
(۸) غلام محمد خانصاحب انچارج ڈسپنسری بصیر پور ضلع منٹگمری	۵-۰-۰
(۹) چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ حال دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ برائے قربانی	۲۵-۰-۰
(۱۰) راجہ ملنشی محبوب عالم صاحب راجپوت سائیکل ورکس لاہور	۱۰-۰-۰
(۱۱) محمد صفدر صاحب ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور	۲۰-۰-۰
(۱۲) اہلیہ صاحبہ محمد صفدر صاحب ایم اے مذکور	۵-۰-۰
(۱۳) حافظ بشیر الدین صاحب واقف زندگی رتن باغ لاہور	۲-۰-۰
(۱۴) اہلیہ صاحبہ حافظ بشیر الدین صاحب مذکور	۲-۰-۰
(۱۵) زینب بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب لائلپوری بذریعہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی	۲۴-۰-۰
(۱۶) راج بی بی صاحبہ ہمشیرہ میاں محمد امیر صاحب مرحوم بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ برائے قربانی	۲۵-۰-۰
(۱۷) مہر بی بی صاحبہ بنت میاں سردار خانصاحب مرحوم بھاکا بھٹیاں برائے قربانی	۲۵-۰-۰
(۱۸) عزت بی بی صاحبہ بھاکا بھٹیاں برائے قربانی	۲۵-۰-۰
(۱۹) آمنہ بی بی صاحبہ عرف مائی چیمی معرفت عبد العزیز صاحب واقف زندگی ڈسکہ۔ برائے قربانی	۲۰-۰-۰
(۲۰) محمد نواز خانصاحب جودھپور ضلع ملتان	۵-۰-۰
(۲۱) والدہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب واقف زندگی بذریعہ سید ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ برائے قربانی	۲۵-۰-۰
میزان	۳۰۸-۱۰-۰

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۶/۱۰/۴۹

جامعہ احمدیہ میں مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب فاضل مبلغ سیرالیون کی تقریر

گزشتہ جمعرات صبح ۷ بجے جامعہ احمدیہ احمد نگر میں زیر صدارت مکرم جناب مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری مبلغ سیرالیون نے ایک دلچسپ اور بسیط تقریر فرمائی۔ جس میں فلسطین، سیریا، دمشق اور انگلستان کے عرصہ قیام کے مختصر حالات کے علاوہ سیرالیون مشن کے دلچسپ حالات سنائے۔ تقریر کے بعد متعدد طلباء نے مختلف سوالات کئے۔ جن کے جوابات سے دلچسپی بہت بڑھ گئی۔

اجلاس کے اختتام پر مولوی صاحب موصوف کے اعزاز میں جامعہ و مدرسہ کی طرف سے چائے کی دعوت دی گئی۔ جس میں علاوہ اساتذہ کرام جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کے بعض مقامی احباب بھی شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر علم دوست احباب کی طرف سے ایک علمی مذاکرہ بھی ہوا۔

(سیکرٹری اشاعت جامعہ احمدیہ احمد نگر)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۷ ر اکتوبر ۱۹۴۹ء

سنگِ بنیاد

دنیا میں صرف بیت اللہ ہی ایک ایسی عالمگیر عبادت گاہ ہے۔ جس کے مقابلہ میں کوئی عبادت گاہ تعمیر نہیں ہو سکی۔ بت پرست اقوام نے اپنے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے عظیم الشان بت خانے مختلف دیوتاؤں کے نام پر بنائے ہیں۔ لیکن باوجود اپنی عمارت کی شان کے ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جسکو دنیا کی اقوام نے وہ عالمگیر حیثیت دی ہو۔ جو اس سادہ سے گھر کو حاصل ہے۔ جس کو ایک مقدس باپ اور ایک مقدس بیٹے نے ایک بے آب وگیاہ وادی میں اللہ تعالیٰ کے نام پر آج سے کئی ہزار سال پہلے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ بعض بڑے بڑے تیرتھوں کو ایک خاص زمانہ میں بڑی شان وشوکت حاصل رہی ہے۔ لیکن رفتارِ زمانہ کے ساتھ ساتھ انکی وقعت ہی صرف کم نہیں ہوتی رہی۔ بلکہ ان کے ماننے والوں اور پوجنے والوں کی تعداد ہمیشہ ایک ہی قوم تک محدود رہی ہے۔ بیت المقدس یا ہیکل کا زمانہ عروج یہود قوم کے ساتھ ہی وابستہ رہا ہے۔ جب سے یہ قوم زوال پذیر ہوئی ہے۔ اس کے بعد اسکی شان وشوکت بھی رخصت ہو گئی ہے۔ عیسائی اور مسلمان اسکی عزت وتکریم ضرور کرتے ہیں۔ لیکن ان کے نزدیک اس کا وہ رتبہ نہیں۔ جو یہودیوں کے نزدیک ہے۔ ہیکل کی اس وقت کچھ وقعت قائم ہے۔ تو اسی وجہ سے ہے کہ یہ گھر بھی اللہ تعالیٰ کے نام پر بنایا گیا تھا۔ ہند۔ چین۔ مصر، روم وغیرہ بت پرست ممالک میں اب بھی بڑے بڑے بتخانے موجود ہیں۔ جن پر کروڑوں نہیں اربوں روپیہ خرچ ہوا۔ لعداب بھی ان پر کروڑوں روپوں کے چڑھاوے چڑھتے ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے۔ جس کو بیت اللہ کے مقابلہ میں عالمگیر حیثیت حاصل ہو۔

جوں جوں دنیا میں تعلیم کی روشنی پھیلتی چلی جاتی ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ جہاں دنیا کی تمام قدیم عبادت گاہوں کی تقدیسی شان کم ہوتی جاتی ہے۔ بیت اللہ کی شان روز بروز ترقی حاصل کر رہی ہے۔ یہ کوئی خیالی بات نہیں ہے بلکہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ صرف کعبۃ اللہ ہی دنیا میں ایک ایسا مقدس مقام ہے۔ کہ جس کے نمونہ پر بنی ہوئی عبادت گاہوں کا ایک جال تمام کرہ ارضی پر پھیلا ہوا ہے۔ اور جن کا رخ اس مرکزی عبادت گاہ کی طرف ہے جن میں عبادت کرنے والے اسکی جانب رخ کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ عبادت گاہوں کے علاوہ بھی کروڑوں انسان اس کی طرف رخ کر کے اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اگر ہم بیت اللہ کے عین اوپر ہوائی جہاز میں بیٹھ کر کرہ ارضی کا چاروں طرف نظارہ کریں تو ہمیں ایک عجیب منظر دکھائی دیگا۔ ہم دیکھیں گے کہ ہم ایک ایسے مرکزی نقطہ پر ہیں۔ جس کے گرد مساجد رخ کئے ہوئے قطار در قطار دائرہ بناتے ہوئے تا حدِ نظر چلی گئی ہیں۔ پھر اگر نماز کا وقت ہو۔ تو ہم دیکھیں گے۔ کہ کروڑوں انسان اسی مرکزی نقطہ کی طرف رخ کئے ہوئے دائروں میں قیام وقعود وسجود میں مصروف ہیں۔ کیا دنیا کی کوئی عبادت گاہ خواہ کسی زمانہ میں بنائی گئی ہو۔ اس لحاظ سے بیت اللہ کا مقابلہ کر سکتی ہے؟ یہ تو وحدت کا ظاہرا اور مادی جلوہ ہے۔ اس سے اس روحانی وحدت کا بھی تصور کیا جا سکتا ہے۔ جو اسلامی عبادت کی خصوصیت ہے!

بیت اللہ کو تعمیر ہوئے کئی ہزار سال گذر گئے تھے۔ اگرچہ عرب قبائل کے علاوہ بھی بعض قومیں اس کو مقدس مقام سمجھتی تھیں۔ اور سال میں ایک دفعہ اسکی زیارت کرنا مقدس خیال کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اسکی رونق پر دوسروں کو رشک آنے لگا۔ لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جس دن اپنی نمازوں کا رخ اس طرف پھیر دیا۔ وہ دن بھی اس کے تعمیر اول کے دن سے کم یادگار دن نہیں ہے۔ بیشک اللہ کا یہ سب سے پہلا گھر شروع ہی سے مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ لیکن مدینہ میں مسجد نبوی کی تعمیر کے دن سے لیکر اسکی مرکزی حیثیت ظاہر وباطن دونوں کے لحاظ سے گویا از سرِنو ہمیشہ کے لئے مستحکم ہو گئی ہے۔ اس وقت سے لیکر کوئی مسلمان خواہ وہ کرہ ارضی کے کسی حصہ پر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور نماز کے لئے جب بھی کھڑا ہوتا ہے۔ دیدہ ودانستہ بیت اللہ سے منہ موڑ کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ کیا دنیا میں ایک بھی عبادتگاہ ایسی ہے۔ جس کی طرف رخ کئے ہوئے عبادتگاہوں اور عبادت گزاروں کے اس طرح دائروں پر دائرے بنتے چلے جائیں؟

مسجد نبوی کی تعمیر اس لحاظ سے کوئی معمولی واقعہ نہیں تھا۔ بلکہ یہ واقعہ بیت اللہ کو جاودانی مرکز بنانے کے لئے ایک واضح اور اہم قدم تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھایا گیا تھا۔ جس طرح قرآن کریم کو توحید باری تعالیٰ کا معنوی مرکز قائم کیا گیا ہے۔ اسی طرح بیت اللہ کو توحید باری تعالیٰ کا مادی مرکز بنایا گیا ہے۔ جس طرح قرآن کریم سے روحِ عبادت قائم ہوتی ہے۔ اسی طرح عبادت کے جسمانی لباس کی بیت اللہ سے تشکیل ہوتی ہے۔

چونکہ اسلامی عبادت روح اور جسم دونوں کے اتحاد سے مکمل ہوتی ہے۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ اسلام کے نقطہ مرکزی توحید کے قیام کے لئے بھی روحانی اور جسمانی پہلو میں عالمگیر تطابق قائم کیا جاتا۔

کرہ ارضی کے چپہ چپہ پر مساجد کا رخ بیت اللہ کی جانب تعمیر کرنے سے یہی مطلب ہے کہ ہم نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے جسم کے رخ سے بھی توحید باری تعالیٰ کا اقرار کریں۔ اور اس طرح اپنی تمام ظاہری اور باطنی زندگی پر اس آفتاب وحدت کی شعاعِ نور پڑنے دیں۔ جس نے ہماری زندگی کو وضع کیا ہے۔ اور اس کے لئے منزلِ مقصود اور اس منزلِ مقصود کی طرف جانے کے لئے صراطِ مستقیم متعین فرمایا ہے۔

بے شک مسجد نبوی کی تعمیر سے لیکر آج تک جتنی بھی مساجد بنائی گئی ہیں۔ ان کا رخ بیت اللہ کی طرف ہی رکھا جاتا ہے۔ اور جہاں تک جسمانی پہلو کا تعلق ہے۔ اس میں حتی الوسع سرِمو فرق نہیں آیا۔ لیکن جیسا کہ اقبال نے کہا ہے۔ ؎

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے

بے شک مساجد کا جسمانی رخ تو کعبۃ اللہ کی طرف ہی رہا ہے۔ اور ہے۔ مگر انسانوں کے دل کعبۃ اللہ سے پھرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ نمازیں بظاہر تو قائم رہیں۔ مسلمان کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے ہی کھڑے ہوتے رہے۔ لیکن توحید کا روحانی مرکز دلوں میں اپنی جگہ پر قائم نہ رہا۔ اور اقبال کو بھی محسوس ہوا کہ ؎

کبھی قبلہ رو جو کھڑا ہوا تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

اس لئے اللہ تعالیٰ نے ضروری سمجھا۔ کہ بیت اللہ کے اولین معماروں یعنی حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی رسم کو اس زمانہ میں از سرِنو تازہ کیا جائے۔ اور جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد نبوی کو بیت اللہ کے رخ تعمیر کر کے اسکی مرکزی شان کو از سرِنو اور بھی زیادہ واضح طور پر قائم کیا۔ پھر اسکی تجدید ہو جائے۔ اسی لئے تو اس نے قادیان کے مقدس مقام میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نازل فرمایا۔ تاکہ وہ پھر ایسی مسجد تعمیر کرے۔ جو کعبۃ اللہ کے مقصود کے دونوں روحانی اور جسمانی پہلوؤں کو باہم متحدہ صورت میں پھر دنیا کے سامنے پیش کرے۔ تاکہ تمام ادیان پر اسلام کے غلبہ کے لئے جد وجہد کو اور آگے دھکیلا جائے۔ تاکہ مقدسوں کی ایک نئی جماعت بنائی جائے۔ جو تازہ جوش وخروش سے اشاعت اسلام کا کام سرانجام دیں۔ اور نمازیوں کا رخ اور دل پھر کعبۃ اللہ کی طرف پھیر دیں۔ بیت اللہ۔ مسجد نبوی اور قادیان کی مسجد مبارک کے نمونہ پر رج بیت اللہ کے دن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ کے نئے مرکز میں اسی جوش وخروش اسی خشوع وخضوع کے تتبع میں جس سے کعبۃ اللہ۔ مسجد نبوی اور قادیان کی مسجد نو کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ انہی دعاؤں کے ساتھ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا ہے۔ یہ مسجد کعبۃ اللہ کی مرکزی حیثیت کو مضبوط بنانے۔ مسجد نبوی کی تقویت اور مسجد قادیان کی معاونت کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور انشاء اللہ وہ زمانہ عنقریب آنے والا ہے۔ کہ کرہ ارضی کے ہر حصہ پر اسی ارادت اور اسی عقیدت کے ساتھ اور مساجد بھی تعمیر ہوں گی۔ جو تمام موجودہ مساجد اور عبادت گاہوں کے توحید باری تعالیٰ کے روحانی پہلو کو بھی اسی طرح از سرِنو زندہ کر دیں گی۔ جس طرح ان کا جسمانی رخ بیت اللہ کی طرف اب بھی پھرا ہوا ہے۔

جس طرح کعبۃ اللہ کی بنیاد قربانیوں سے قائم ہوئی، جس طرح مسجد نبوی کی بنیاد قربانیوں سے مستحکم ہوئی۔ اور جس طرح مسجد قادیان کی بنیاد قربانیوں سے پڑی ہے۔ اسی طرح مسجد ربوہ کی بنیاد بھی قربانیوں ہی سے مضبوط کی گئی ہے۔ چونکہ ان سب مساجد کا مقصد ایک ہی ہے۔ یعنی توحید باری تعالیٰ کی ظاہر وباطن صورت قائم کرنا۔ اس لئے ان کی بنیاد کے استحکام کا طریق بھی ایک ہی ہے۔ قربانیاں۔

ربوہ کی مسجد کا سنگِ بنیاد صرف اسی مسجد کا سنگِ بنیاد نہیں۔ بلکہ مسجد قادیان۔ مسجد نبوی کے استحکام اور کعبۃ اللہ کی مرکزی حیثیت کا اعتراف ہے۔ ؎

چھپ چھپ کے شفقت کی نظر بارِ دِگر ہوتی ہے

ربوہ میں منی آرڈروں کی ادائیگی

ڈاکخانہ ربوہ نے ابھی تک منی آرڈرز کی ادائیگی شروع نہیں کی۔ جب سے ڈاکخانہ کھلا ہے۔ منی آرڈر رکے ہوئے ہیں۔ بعض انتظامات مکمل ہو جانے پر چند دنوں میں ہی ادائیگی شروع ہو جائے گی۔ احباب کی طرف سے شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ انہیں منی آرڈرز کی ڈاکخانہ کی رسیدات وصولی اور نہ دفتر محاسب سے کوپنز وصول ہو رہے ہیں۔ دفتر محاسب منی آرڈرز وصول ہونے پر کوپنز بھجوانے شروع کر دیگا۔ احباب مطلع رہیں۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ)

اطفال مطلع رہیں

کہ اجتماع کے موقعہ پر وہ سائیکل کی آہستہ دوڑ، سائیکل کی مرمت اور ہیر وڈبہ کے مقابلوں میں بھی حصہ لے سکیں گے۔ (مہتمم اطفال مجلس مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) ماسٹر عبدالحمید صاحب ہیڈ ماسٹر بعارضہ ملیریا بخار بیمار ہیں۔ نیز برادرم عبدالسمیع صاحب چند روز سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ایم۔ اے حفیظ۔ از گوجرانوالہ۔

"پونڈ کی کمی اور اس کے اثرات"

مورخہ ۹ ر اکتوبر بروز اتوار بعد از نماز مغرب بمقام مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک میں پروفیسر فیض الرحمن صاحب فیضی ایم۔ اے۔ "پونڈ کی کمی اور اس کے اثرات" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔

عبدالسمیع خادم معتمد خدام الاحمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک۔

آیت فاضربوہ ببعضہا کی تشریح

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

مذکورہ بالا آیت کی تشریح گذشتہ چند مکرم ملک مولا بخش صاحب کے قلم سے الفضل مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۴۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ جو میری نظر سے بھی گذری۔ اپنی تشریح کے ابتدا میں ملک صاحب موصوف نے اس آیت کو مشکل ترین مقامات سے شمار کیا ہے۔ دراصل قرآن مجید کی آیات سمجھنے میں مشکل اُسی وقت پیش آتی ہے۔ جب سیاق کلام کو نظر انداز کر دیا جائے۔ یا عربی آداب سے ناواقفیت ہو۔ اور وہ معجزانہ اسلوب جو قرآن مجید میں اختیار کیا گیا ہے۔ اُسے ملحوظ نہ رکھا جائے اگر قرآن مجید کے مخصوص اسلوب سے کچھ بھی شناسائی ہو اور زبان عربی کا علم ہو اور سیاق کلام کو معلوم کرنے کی معمولی سی کوشش کی جائے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ قرآن مجید کو سمجھنے میں کیا دقت پیش آسکتی ہے۔ ایک دفعہ میں نے "الفضل" میں سیاق کلام کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے ایک مضمون شائع کیا تھا۔ اس میں آیت شُبِّہَ لَہُمْ کے معانی سمجھنے میں جو غلطی کی گئی۔ اُسے کھول کر بیان کیا تھا۔ کہ یہ غلطی محض اسی لئے مفسرین کو لگی ہے کہ انہوں نے سیاق کلام کو مدنظر نہ رکھا۔ اس آیت میں بھی مفسرین کا یہی حال ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے والفجر ولیال عشر کی لطیف تشریح جو سیاق کلام کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمائی ہے۔ وہ قرآن مجید کے اعجاز کو نمایاں طور پر پیش کرتی ہے جو شخص تعصب سے خالی ہو کر اُسے پڑھیگا۔ یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوگا کہ قرآن مجید کا کلام فی الواقعہ معجز نما ہے۔ سابقہ مفسرین کی تشریحات اور حضور کی تفسیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہ فرق اسی لئے ہوا۔ کہ ایک میں اسلوب بیان اور سیاق کلام کو نظر انداز کیا گیا۔ اور دوسری میں یہ دونو باتیں ملحوظ رکھی گئیں یہی حال آیت اِضْرِبُوْہُ بِبَعْضِہَا کی تشریح میں ہے۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ملک صاحب موصوف کو زبان عربی کے سیکھنے کا شوق ہی اور قرآن مجید سے بھی محبت ہے۔ لیکن قرآن مجید کے اسلوب کو سمجھنے کے لئے انہیں زبان عربی کے وسیع مطالعہ کی مزید ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنی تشریح میں سیاق کلام کو معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ایک مخصوص ماحول میں پولیس کے مخصوص طریق استنطاق کا روزمرہ مشاہدہ کرتے ہوئے آپ کے ذہن میں اِضْرِبُوْہُ کا مفہوم ضَرَبَ یَضْرِبُ کے ماسوا اور مفہوم نہیں آیا۔ لفظ ضَرَبَ کا استعمال عربی زبان میں بہت وسیع ہے۔ ہر جگہ مار پیٹ کے معنے نہیں ہوتے اور نہ یہاں کسی ایک قاتل کو سزا دینے کا سوال ہے جس آیت کو انہوں نے اپنی تشریح کیلئے اختیار کیا ہے اس میں ایک قاتل نہیں بلکہ ساری قوم کو قاتل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ اِذْ قَتَلْتُمْ کا صیغہ جمع دلالت کرتا ہے۔ یہاں بنی اسرائیل کی قوم کو مخاطب کیا اور کہا گیا ہے۔ کہ تم نے ایک نفس کو قتل کیا جس کے متعلق تم نے ایک دوسرے کو ملزم گردانا اگر اِضْرِبُوْہُ میں قاتلین کی سزا کا سوال تھا۔ تو اِضْرِبُوْہُ کی جگہ اِضْرِبُوْہُمْ آنا چاہیئے تھا نہ کہ اِضْرِبُوْہُ علاوہ ازیں قابل غور بات ہے کہ اِضْرِبُوْہُ میں جو ضمیر مفرد غائب ہے۔ اس کا صلہ (تعلق) کس اسم سے ہے؟ ظاہر ہے کہ اس آیت میں کسی فرد واحد کا ذکر نہیں کیا گیا۔ کہ اس کی طرف یہ ضمیر پھیری جا سکتی ہو۔ اور اگر قتل کی سزا دینا ہی مقصود تھا۔ تو اس کی سزا از روئے تورات قتل ہے نہ کہ ضرب (مار پیٹ) جیسا کہ قرآن مجید میں دوسری جگہ اس سزا کی تشریح ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں جو قانون قصاص جاری کیا گیا تھا۔ وہ یہ تھا کہ جان کے بدلے میں جان۔ آنکھ کے بدلے آنکھ دانت کے بدلے دانت۔ اور زخم کے بدلے میں زخم۔ اُن کے ہاں قاتل کی سزا مار پیٹ نہیں تھی۔ بلکہ قتل تھی علاوہ ازیں اگر کھینچ تان کر دور و نزدیک کی تاویلات سے اِضْرِبُوْہُ کے یہ معنے بنا لئے جائیں تو پھر ببعضہا کے مفہوم کی اُلجھن باقی رہتی ہے۔ اس کا حل اس تشریح میں نہیں کیا گیا۔ سوائے اس کے کہ چھوٹے مجرموں کے مفہوم میں اس حقہ آئت کو لیا گیا ہے یہ بھی دور کی تاویل ہے۔ میں پھر اس بات کو دہراؤنگا کہ یہ اشکالات اور ابہامات اسی لئے پیدا ہوگئے ہیں۔ کہ دراصل ان آیات کے اصل مضمون کو قطعی طور پر نظر انداز کیا گیا ہے۔ اور یہ نہیں دیکھا گیا کہ کس اہم مقصد کے لئے اس کلام کو چلایا گیا ہے۔ اور نہ قرآن مجید کے مخصوص اسلوب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

جس رکوع میں وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا کی آیت وارد ہوئی ہے۔ اس سے پہلے گائے ... ذبح کئے جانے کے حکم کا ذکر آتا ہے۔ جو بنی اسرائیل کو دیا گیا۔ اور اس حکم کے متعلق جو سوال و جواب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے درمیان ہوئے ہیں۔ اُس کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے۔ جب کہ بظاہر اس تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں معلوم ہوتی پانچ آیتوں میں بار بار دہرایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے موسیٰ سے کہا۔ کہ کیا ہم سے مذاق کرتا ہے۔ کہ گائے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ گائے کیسی ہے۔ اُس کا رنگ کیسا ہے۔ کھول کر بیان کیا جائے کہ وہ کس قسم کی گائے ہے۔ اور ان آیات میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے بنی اسرائیل کے طویل سلسلہ سوالات کا جواب بھی تفصیل سے دیا گیا تھا۔ یہ سارا مضمون ایک آیت میں بطور مختصر ایک میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ مگر قرآن مجید نے اسے اختصار سے نہیں بیان کیا۔ بلکہ تفصیل کے ساتھ ہر سوال کے جواب کو دہرایا ہے۔ عربی میں اس طریق بیان کو اطناب کہتے ہیں۔ جو ایجاز (اختصار) کے بالمقابل ہے۔ ذبیحہ بقر کے متعلق سوال و جواب کے بارے میں اطناب یعنی طول و طویل سوالات و جوابات کی بظاہر کوئی معقول وجہ نہیں نظر آتی۔ مگر تھا اس کے بعد ایک اہم واقعہ قتل کو نہایت ہی ایجاز سے صرف ڈیڑھ آیت میں بیان کیا ہے۔ اور اس میں اتنا اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ کہ مکرم ملک مولا بخش صاحب جن کی نظر سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لطیف تفسیر بھی گذر چکی ہے وہ بھی اس کو مشکل ترین آیات میں شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ دو پہلو بہ پہلو مطنب و موجز بیانات یعنی ایک وہ بیان جس میں طوالت سے کام لیا گیا ہے۔ اور ایک وہ بیان جس میں غائیت درجہ اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ یہ مخصوص اسلوب بیان ہی اس بات کے سمجھنے کے لئے کافی تھا۔ کہ جہاں نہائت اختصار کے ساتھ کام لیا گیا ہے۔ وہاں ان بحثوں میں پڑنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی۔ کہ قاتل کون تھا۔ مقتول کون۔ کن حالات میں قتل ہوا۔ اور قاتلوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔ غیر مقصود۔ غیر متعلقہ تفصیل واقعہ سے ہماری نظر پھیرنے کی غرض سے ایک معین سیاق کلام کے تعلق میں یہودیوں کی اخلاقی پستی کی انتہائی صورت مختصراً بیان کی گئی ہے۔

غرض سیاق کلام سے غیر متعلقہ باتوں میں جانے سے روکنے کی خاطر غائیت درجہ اختصار سے کام لیا گیا تھا۔ مگر ہمارے شوقین مفسرین ان غیر متعلقہ باتوں میں پڑنے سے باز نہ آئے اور بال کی کھال اُتارنے کی کوشش میں لگ گئے ہیں

اللہ تعالیٰ نے آیت فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا میں اسی لئے اختصار سے کام لیا تھا۔ کہ تاہم اس واقعہ قتل کو اصل موضوع کلام نہ سمجھ لیں اور اس کی تحقیق میں نہ اُلجھ جائیں۔ جس آیت میں ذبیحہ کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ تفصیل بظاہر غیر ضروری معلوم ہوتی ہے۔ درحقیقت وہاں تفصیلی بیان ہی مقصود ہے۔ اور جہاں تفصیلی نہیں بلکہ موجز بیان ہے۔ وہاں ایجاز ہی مقصود ہے۔

بیشتر اس کے کہ قرآن مجید کے اس اسلوب بیان کی خوبی کو واضح کیا جائے۔ سب سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب کے سامنے اس کلام کا سیاق و سباق واضح کیا جائے۔ مذکورہ بالا آیتیں سورت بقر کے آٹھویں اور نویں رکوع کی ہیں۔ اور مضمون یوں شروع ہوتا ہے۔ کہ محض ایمان کے دعوے سے مومن یا یہودی یا عیسائی اور صابئین کہلانے سے نجات نہیں ملتی۔ نجات کا دارومدار جیسے ایمان باللہ اور عقیدہ حیات آخرت پر ہے۔ ایسے ہی اس کا دارومدار اعمال صالحہ پر بھی ہے۔ دوسری آیت کا مفہوم یہ ہے۔ کہ نجات کے لئے ظاہری اعمال کا بجا لانا بھی ضروری ہے۔ اور وَاذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ) احکام کی ظاہری بجا آوری کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ احکام کے اندر جو مقاصد ہیں۔ ... وہ بھی ... مدنظر رکھے جائیں۔ اگر احکام کے مقاصد مدنظر نہ رکھے جائیں گے۔ تو پھر ہمارے اعمال کی بجا آوری بندروں کی سی نقالی ہوگی۔ جیسا کہ بنی اسرائیل نے کی۔ اور اس وجہ سے اُنہیں عبرتناک سزا دی گئی۔ یہ وہ اہم مضمون ہے جس کے تعلق میں قرآن مجید نے بنی اسرائیل کی اس حالت کا ذکر کیا ہے جس کی وجہ سے وہ باوجود شریعت رکھنے اور اس کی ظاہری پابندی کرنے کے مقصود حقیقی سے محروم رہے یہ مضمون واضح کرنے کے لئے قرآن مجید نے بنی اسرائیل کے متمردانہ (سرکش) رویہ کی دو مثالیں دی ہیں۔ جو نفس کی دو مختلف حالتوں کی آئینہ دار ہیں اور جن کے سبب وہ قِرَدَةً خَاسِئِیْنَ (ذلیل بندر) کے زمرہ میں داخل ہوئے۔ ایک احکام الٰہی کے چھوٹے چھوٹے عذروں سے ٹالنے کی عادت اور دوسرا یہ کہ ارتکاب جرم کے بعد نہائیت درجہ قساوت قلبی۔ جب بھی انسان کے سامنے اللہ تعالےٰ کا حکم آتا ہے۔ تو چونکہ اس حکم کی بجا آوری نفس پر گراں ہوتی ہے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ معمولی سے عذر اور بہانے سے اس حکم کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ بنی اسرائیل فراعنہ کے ماتحت ایک لمبا عرصہ رہے اور گوسالہ پرستی کے شرک میں مبتلا ہوگئے جب وہ فرعونیوں ... سے آزاد ہوئے اور ان کی اصلاح کا ... شروع ہوا۔ تو بالطبع گوسالہ پرستی کی محبت ... نکالنے کے لئے علاج بالضد ... یہ حکم دیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنے ہاتھوں ... گائے ... کریں۔ تاکہ اُن کے دلوں میں چھپے ہوئے شرک کی بیخ کنی ہو۔ انہوں نے اس حکم کو ٹالنا چاہا ... بار بار عذر پیش کئے یہی حال ہر اس انسان کا ہوتا ہے۔ جس کا نفس بیمار ہو۔......

وفات

میرا لڑکا عزیزم بشیر احمد خان متعلم سکنڈ ائیر تعلیم الاسلام کالج مورخہ ۲۱/۹/۴۹ کو بوقت ۹½ بجے صبح کو وفات پا گیا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون

مرحوم نہائیت شریف سیرت بچہ تھا۔ اس کی بے وقت مفارقت خاندان کیلئے اور ضعیف والدہ کے لئے سخت تکلیف دہ ہے۔ احباب سلسلہ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ شاہ محمد ... خان ...

اور علاج اس کو کڑوا معلوم ہوتا ہو۔ پھر احکام الٰہی کے ٹالنے کے لئے اس کی بہانہ سازی کا یہ سلسلہ محدود نہیں ہوتا بلکہ لمبا چلتا ہے۔ اس لئے بہانہ ساز نفس کی اس حالت کو بیان کرنے کے لئے اسلوبِ بیان میں بھی اطناب کا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ دنیا کے روزمرہ مشاہدات میں آپ اس حقیقت کو آشکار پائیں گے کہ جب کبھی کسی انسان کو ایسا حکم دیا جائے جو اس کی مرضی کے خلاف ہے تو وہ ضرور بہانے بنائے گا اور اس کو ٹالنے کی کوشش کرے گا۔ اسی بہانہ سازی اور حیلہ جوئی کی بیماری سے آگاہ کرنے کے لئے ہمیں چوکس کیا گیا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم ان کے قدموں پہ چلیں اور احکام الٰہی کو ٹالنا شروع کر دیں۔

اسی مضمون کے تسلسل میں ان کی ایک اور بڑی خطرناک بیماری کا ذکر کیا گیا ہے جو روحِ انسانی کے قتل کرنے کے لئے کاری تبر کا کام کرتی ہے اور جس کے ہوتے ہوئے گناہوں سے نجات کا دروازہ کلیۃً بند ہو جاتا ہے بلکہ اس کی موجودگی میں دل کی قساوت اور سختی انتہا تک پہنچ جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کے بعد ارتکاب جرم کا احساس نہ ہو اور مجرم اپنے کئے پر ندامت و پشیمانی محسوس نہ کرے بلکہ بجائے نادم ہونے کے وہ اپنی بدی کا الزام دوسرے پر تھوپ دے جب نفس کی یہ حالت ہو تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ قساوتِ قلبی انتہائی درجہ پر ہے۔ اس انتہائی حالت کو بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا۔ اور اس بات کو بھی یاد کرو کہ جب تم نے ایک نفس کو قتل کیا تو بجائے اس کے کہ تم اس قتل جیسے سنگین جرم کے ارتکاب پر . . . . نادم ہوتے تم نے بے باکی سے کام لیا اور اپنے جرم کا الزام دوسرے پہ لگا دیا۔ یہ آیت درحقیقت قساوتِ قلبی (سنگدلی) کی انتہائی حالت کو بیان کرتی ہے۔ اور بنی اسرائیل کی مسخ شدہ نفسیات کا نقشہ کھینچتی ہے یعنی یہ کہ قتل جیسے جرم کا ارتکاب کرنے کے بعد بھی ان میں ندامت کا احساس پیدا نہیں ہوا بلکہ وہ نڈر ہو گئے اور دوسروں کو ملزم گرداننا شروع کر دیا۔ بنی اسرائیل کی تاریخ اس قسم کے سنگدلی کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ اس نوعیت کے نہایت سنگین قومی ارتکاب جرم کے تعلق میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا واقعہ قتل بھی اس کے ماتحت آتا ہے۔ حضرت مسیح کا واقعہ صلیب بھی اسی کے ماتحت آتا ہے۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بھی یہودیوں کی شرارت سے جو قتل ہوئے وہ بھی اسی ضمن میں آتے ہیں۔ ان جرائم کا جب بھی ارتکاب ہوا ان میں ان کی حالت یہی تھی کہ وہ اپنی غلطی کو محسوس نہ کرتے تھے بلکہ الٹا الزام دوسروں پہ لگاتے تھے۔

غرض شرک جیسے گناہِ عظیم سے ان کے دل ملوث تھے اور اسی قسم کی اور بیماریاں ان کے دل میں چھپی ہوئی تھیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آئے اور انہوں نے ان کے دل کی چھپی ہوئی ان بیماریوں کا علاج کرنا چاہا اور ان کے روحانی احیاء کے لئے جو علاج انہوں نے تجویز کیا وہ اسی قسم کا تھا جسے طب کی اصطلاح میں علاج بالضد (ALOPATHIC) کہتے ہیں اور قرآن مجید نے اسے بِمَا لَا تَهْوٰى اَنْفُسُكُمْ کے الفاظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ یعنی ایسے احکام کے ذریعہ علاج کرنا جو بیماریوں کو جڑ سے اکھیڑنے والے ہوں جیسا کہ انہی آیات میں گائے کے ذبیحہ کا حکم دیا جانا۔ تاکہ گائے پرستی جو ان کے دلوں میں رچ گئی تھی اور شرکانہ خیالات جو ان کے سینوں میں گھر کر چکے تھے ان کا قلع قمع ہو کر توحید کے لئے جگہ خالی ہو۔ اس قسم کے علاج کا ذکر انہی آیات میں بایں الفاظ کیا گیا ہے۔ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۔ یعنی اللہ نکالنے والا ہے دل کی ان بیماریوں کو جنہیں تم چھپائے ہوئے ہو یعنی نئی شریعت کے ذریعہ سے تطہیرِ قلب اور تزکیۂ نفس ہوگا اور پاکیزگی اخلاق کے ساتھ روحانی زندگی کا دور شروع ہوگا۔

گناہوں سے نجات کیونکر حاصل ہوتی ہے اور احیاءِ روحانی کا کیا نسخہ ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو ان آیتوں میں بیان کیا گیا ہے اور یہ وہ سیاقِ کلام ہے جو تفسیر و تشریح کے وقت نظر انداز کیا گیا ہے آیت كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى کا مفہوم بھی یہی ہے کہ روحانی مردوں کو اسی طریق (علاج بالضد) سے زندہ کیا جاتا ہے۔ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ یعنی واقعات و مشاہدات سے اللہ تعالیٰ اپنے احکام کی حکمت اور تاثیر دکھلائے گا۔ تاکہ تم عقل سے کام لو۔ اب مذکورہ بالا موضوعِ آیات اور سیاقِ کلام کے پیشِ نظر اس آیت پر غور فرمائیں۔ جسے مشکل ترین آیت قرار دیا گیا ہے۔ وہ آیت یہ ہے فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا۔ اس نفس کے ہی ایک حصہ کے ذریعہ سے اس آیت میں (ہُ) کی ضمیر مفردِ مذکر ہے اور (ھا) کی ضمیر مفرد مؤنث ہے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ان دو ضمیروں کا مرجع کس طرح ہے یعنی اس کا صلہ (تعلق) کس اسم سے ہے۔ کیونکہ دونوں ضمیروں کے معنے اردو میں (اسکو) ہیں ضمیر (ہُ) سے مراد مذکر اور ضمیر (ھا) سے مراد مؤنث ہے۔ زبان عربی اور تقریباً تمام زبانوں میں عام قاعدہ یہ ہے کہ ضمیر کا تعلق کلام میں قریب ترین اسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ یا ایسے جملہ کے ساتھ جو اسم کا قائمقام ہو۔ اب آپ اسی آیت سے پہلے قریب ترین مرجع (ہُ) کی ضمیر کا مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ میں پائیں گے۔ یعنی جو چیز تم چھپاتے تھے ہم نے اس کے متعلق کہا کہ اِضْرِبُوْهُ۔ عربی زبان میں ضرب کے معنی قلب ماہیت کے بھی ہیں۔ یعنی کسی چیز کی نوعیت یا شکل وصورت میں تبدیلی پیدا کرنا یا کسی چیز کی تیزی کو کم کرنا۔ عربی میں کہتے ہیں ضَرَبَ الدِّرْهَمَ اَیْ سَكَّهٗ وَطَبَعَهٗ۔ درہم کو ڈھالا اور اس پہ مہر لگا کر اس کی صورت و شکل بنائی۔ کہتے ہیں ضَرَبَ الْخَاتَمَ چاندی کو ڈھال کر انگوٹھی بنائی یا انگوٹھی پہ مہر کی سی شکل وصورت بنائی۔ اسی طرح کہتے ہیں ضَرَبَ الْخَمْرَ بِالْمَاءِ۔ شراب کی تیزی کو پانی میں ملا کر کم کر دیا۔ ضَرَبَ کے یہ معنی عام ہیں۔ ان معنوں کے پیشِ نظر اِضْرِبُوْهُ میں (ہُ) ضمیر کو حذف کر کے اگر اس جملہ کو رکھا جائے جس کی جگہ یہ ضمیر استعمال ہوئی ہے تو یہ آیت یوں پڑھی جائے گی اِضْرِبُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۔ یعنی جو بیماریاں تمہارے دلوں میں چھپی ہوئی ہیں ان کا ازالہ کرو۔ کس چیز کے ذریعہ سے؟ بِبَعْضِهَا۔ ھا کی ضمیر جیسے کہ میں نے بتلایا ہے مؤنث ہے اور لفظ نفس کی طرف جو مؤنث ہے اس کا مرجع ہے۔ اس ضمیر کو اگر ہٹا دیا جائے اور لفظ نفس جو اس کا قائمقام ہے اس کی جگہ پہ رکھا جائے تو آیت یوں پڑھی جائے گی بِبَعْضِ النَّفْسِ یعنی نفس کی بعض قابلیتوں کے ہی ذریعہ سے اس کی چھپی ہوئی بیماریوں کا علاج ہونا چاہیئے۔ یاد رہے کہ نفس کی بیماریوں کا علاج کہیں باہر سے نہیں آتا بلکہ اس کے اندر ہی ہوتا ہے۔ نفس بشری اپنا آپ معالج ہے۔ غضب کا علاج حلم سے۔ انتقام کا علاج عفو سے۔ بخل کا علاج سخاوت سے۔ جھوٹ کا علاج صدق سے۔ بزدلی کا علاج بہادری۔ خیانت کا علاج امانت۔ غداری کا علاج وفاداری سے۔ بے حیائی کا علاج حیا سے۔ تنگ نظری کا علاج وسعتِ نظر سے۔ بے صبری کا علاج صبر سے۔ پست حوصلگی کا علاج بلند حوصلگی سے۔ بدنظری کا علاج غضِ بصر سے (آنکھ نیچے کرنے سے) بدکاری کے میلان کا علاج عفت سے۔ حرص و لالچ کا علاج قناعت سے۔ غرض بیسیوں دل کی بیماریاں ہیں جو نفسِ انسانی میں چھپی ہوتی ہیں اور ان کا علاج بھی اسی نفس میں ودیعت کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فلسفۂ اصولِ اسلامی اور اپنی دیگر کتابوں میں بار بار اس حقیقت کو آشکار فرمایا ہے کہ نفس کی کمزوریوں کا علاج اس کے اندر موجود ہے۔ وہ اَمَّارہ بالسُّوء (بدی کا حکم دینے والا) بھی ہے۔ وہ لوّامہ (ملامت کرنے والا) آمارہ بالخیر (بھلائی کا حکم دینے والا بھی ہے) وہ پانی کی سی کیفیت رکھتا ہے جس آگ سے پانی کھولتا ہے وہ پانی خواہ کتنا گرم ہو وہ آگ بجھانے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔ نیکی اصل اور مستقل شے ہے۔ بدی ایک عارضی حالت ہے۔ جیسے نور اصل اور ظلمت ایک عارضی حالت ہے جو نور سے دور ہوتی ہے۔ اسی طرح نفس کی نیک طاقتیں بدی کے میلانات پر غالب آتیں اور ان کو دور کر سکتی ہیں اور اسی نفس کی اندرونی کشمکش اور جدوجہد کے ذریعہ سے ہی روحانی احیاء (مردہ زندہ ہونا) ہے۔ شریعت کے اوامر ونواہی کی بنیاد ہی نفس کی یہ قابلیت ہے کہ وہ اپنی کمزوریوں کا علاج آپ کر سکتا ہے۔ اگر قلبِ ماہیت کی یہ قابلیت اس میں نہ ہوتی تو شریعت کے سارے حکم کتابوں کے اوراق میں ہی دھرے دھرائے رہ جاتے۔ یہ کام کرو اور یہ نہ کرو۔ اس کا جواب نفس کی طرف سے اسی لئے ملتا ہے کہ اس کے اندر کرنے نہ کرنے کی طاقت موجود ہے اور وہ اپنی بدیوں کا آپ علاج کر سکتا ہے۔

یہ وہ مضمون ہے جس کی طرف فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ روحانی مردوں کو زندہ کرنے کیلئے جو حکم ہم نے دیئے وہ اس لئے دیئے تھے کہ ان کے نفس کی پوشیدہ امراض کا قلع قمع ہو جیسے کہ یہ حکم کہ گائے ذبح کرو اسی لئے دیا گیا تھا کہ ان کا شرکِ پنہاں دور ہو۔ لفظ فقلنا سے یہ قطعاً مراد نہیں کہ اِضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا کے الفاظ ان سے کہے گئے تھے۔ جیسا کہ آیت فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ میں فَقُلْنَا کا یہ مفہوم نہیں کہ الفاظ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ میں فَقُلْنَا کا یہ مفہوم نہیں کہ الفاظ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ کہے گئے بلکہ یہ مراد ہے کہ یہودیوں کی ظاہر پرستی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ محض نقال ہو گئے روحِ حقیقت ان کے اعمال سے جاتی رہی گویا یہ تقدیرِ الٰہی کا ایک حکم تھا جو ان کے اعمال کے پیشِ نظر صادر ہوا۔ اسی طرح جب ان کی دوبارہ اصلاح کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو ویسے احکام نازل فرمائے جن کا مقصود ان کے دلوں کی چھپی بیماریوں کا علاج اور دوبارہ روحانی زندگی عطا کرنا ہے۔ غالباً ملک صاحب موصوف کو اس سے بھی دھوکہ لگا ہے کہ یہاں الفاظ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ ہے۔ گویا انہیں پولیس والی مارپیٹ کرنے کا حکم دیا گیا تھا ایسی مارپیٹ کا نہ شریعت اسلامی میں حکم ہے اور نہ تعزیراتِ ہند میں۔ بلکہ یہ ممنوع اور ناجائز ہے۔ کیا ہی غیر موزوں یہ استنباط ہے اس عظیم الشان اور پُرحکمت مضمون کے سامنے جو آیات کا اصل موضوع ہے یعنی یہ کہ گناہوں سے نجات کیونکر ہوتی ہے اور مردہ روح کو زندہ کرنے کا کیا طریق ہے یہ مضمون ہے آیات کا جنہیں واضح کرنے کے لئے دو اہم مثالیں دی گئیں ایک مثال میں موقع و محل کے لحاظ سے اسہاب و اطناب (یعنی تفصیل) سے کام لیا گیا اور دوسری مثال میں ایجاز و اختصار سے مگر تشریح کرنے والوں نے نہ اسہاب و اطناب کے اسلوب کو سمجھا اور نہ اجمال و ایجاز کے اسلوب کو قرآن مجید کے اس معجزانہ اسلوب کو نظر انداز کرنے سے اس کی تشریحات میں ٹھوکریں کھانی شروع کر دیں۔ جس چیز کو قرآن مجید نے غایت درجہ مختصر کیا اس کی بلا ضرورت تفصیلوں میں پڑ گئے اور جستجو شروع کر دی کہ قاتل کون تھا اور مقتول کون تھا اور کن حالات میں قتل ہوا۔ دراصل ان چیزوں کا معلوم کرنا یہاں مقصود ہی نہیں بلکہ یہودیوں کی قساوتِ قلبی کی انتہائی حالت بیان کرنا در اصل مقصود ہے کہ وہ [illegible] سنگین جرم کا ارتکاب کر کے بھی نادم نہ ہوتے تھے [illegible] دلیری سے دوسروں کو ملزم گرداننے لگ جاتے تھے

خلاصہ قول یہ کہ قرآن مجید کی تفسیر و تشریح کرتے وقت یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ سیاقِ کلام کو ڈھونڈا جائے اور اسے پہلے علیٰ وجہ البصیرت معیّن کر لیا جائے اس کے بعد پس و پیش کی تمام آیات از خود حل ہو جائیں گی یہ آیات تاریخی واقعات کے لحاظ سے کچھ مزید تشریح چاہتی ہے۔ مگر مضمون ضرورت سے کچھ زیادہ لمبا ہو گیا ہے۔ البتہ مذکورہ بالا سیاقِ کلام کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے اس تسلسل میں آیت ثم قست قلوبکم فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ بھی ملحوظ ہے کیونکہ اس میں بھی روحانی مردگی اور انتہائی قساوتِ قلبی کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ ان مردہ دلوں کو قرآن مجید کے ذریعہ سے دوبارہ زندہ کیا جائیگا وان من الحجارۃ لما یتفجر منه الانھار وان منھا لما یشقق فیخرج منه الماء وان منھا لما یھبط من خشیۃ اللہ وما اللہ بغافل عما تعملون۔ یعنی انہی دلوں سے جو پتھروں کی طرح ہیں۔ روحانی زندگی کے پانی کی نہریں اور چشمے پھوٹیں گے اور وہ اللہ تعالےٰ کے خوف سے سربسجود ہوں گے۔ درحقیقت ان رکوعوں میں گناہوں سے نجات اور روحانی زندگی کے حصول کا صحیح طریق بتلایا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ نفس کے حیل و حجت کے دروازہ کو بند کیا جائے احکام الٰہی اور اللہ تعالےٰ کے احکام کے سامنے نفس کو کسی قسم کے عذر کا موقع نہیں دینا چاہیئے کیونکہ اس کی چھپی ہوئی بیماریوں کا علاج ہی احکام الٰہی کی اطاعت میں ہے اور یہ احکام بطور علاج بالضد کے ہیں۔ نفس کے چھپے ہوئے زہریلے مواد کے نکالنے کا یہی طریق ہے کہ جو احکام دیئے جائیں ان کی اطاعت ہو

نفس کا قلب ماہیت اس کے اپنے اندرونی قویٰ کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ بنی اسرائیل نے اس امر کو مدنظر نہ رکھا اور وہ بندروں کی سی کورانہ تقلید اور نقالی کی وجہ سے مسخ ہو گئے اور آخر خدا تعالےٰ کے غضب کے مورد بنے۔ کتنا لطیف یہ مضمون ہے۔ اور کتنا بے شکل بنا دیا گیا ہے غلط تشریحوں سے۔ جو ایسے زمانہ میں شروع ہوئیں جب ادب عربیہ میں ذوقِ سلیم کھو چکا تھا۔ الفاظ تو یاد تھے۔ مگر معانی کی روح مفقود تھی۔ اسلوب بیان سے بھی لوگ بیگانہ تھے۔ اور فیج اعوج کا دور دورہ تھا۔ صحابہ کرام جو اہل زبان تھے اور قرآن مجید سے روحانی لگاؤ رکھتے تھے، انہیں اس لئے معانی سمجھنے میں کسی تفسیر و تشریح کی ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی اسلئے انہوں نے ہمارے لئے سوائے اپنے عملی نمونہ کے کوئی تفسیر نہیں چھوڑی تھی۔ ہر اہل زبان کا یہی حال ہے کہ اپنے زمانہ میں اسکے محاورات کو سمجھنے اور انہی محاورات میں اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنے میں بغیر اس کے کہ کسی تفسیر کے محتاج ہوں۔ قرآن مجید کی لایعنی تفسیریں فیج اعوج کے زمانہ کی ایجاد ہیں ان سے دور رہنا ضروری ہے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بزرگانِ سلسلہ کا شکریہ اور درخواستِ دعا

ع "رکھ لی مرے خدا نے مری بیکسی کی لاج"

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

امسال جامعہ احمدیہ کے پنجاب یونیورسٹی کے شاندار نتیجہ پر بہت سے بزرگوں اور احباب نے مجھے زبانی اور بذریعہ خطوط مبارکباد دی ہے۔ ایسے خطوط میں سے صرف چار گرامی نامے بغرض تحریک دعا درج ذیل کرتا ہوں۔

(۱)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا اظہار خوشنودی

محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب تحریر فرماتے ہیں "آپ کی رپورٹ بابت نتیجہ مولوی فاضل حضور کے ملاحظہ میں آئی۔ حضور نے فرمایا۔ الحمد للہ اطلاعاً تحریر خدمت ہے"۔

(۲)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا حوصلہ افزا گرامی نامہ

"مولوی فاضل کا نتیجہ یقیناً بہت خوش کن ہے اور آپ اور آپکا عملہ اور طلبہ اس کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کیونکہ ان سب کی متحدہ کوشش سے ہی اچھا نتیجہ نکلا کرتا ہے۔ آپ میری طرف سے اپنے عملہ کو مبارکباد پہنچا دیں اور امر توقع کا بھی اظہار کریں کہ آئندہ وہ خدا کے فضل سے اس سے بھی بہتر نتیجہ دکھانے کی کوشش کریں گے۔ اور شرح فی صدی کے علاوہ نتائج کا انفرادی معیار بھی بلند کرنے کی کوشش کریں گے۔ کوئی زمانہ تھا کہ تقریباً ہر سال جامعہ کا طالبعلم یونیورسٹی میں اول آیا کرتا تھا۔ بلکہ بعض اوقات دوم سوم بھی۔ کوئی وجہ نہیں کہ آئندہ بھی یہی صورت دوبارہ قائم نہ ہو۔ بلکہ اس سے بڑھ چڑھ کر۔ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ۔ یہ نفسیاتی نکتہ افراد و اقوام کی ترقی کی جان ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر ہو آمین"

(۳)

جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کا تہنیت نامہ

"نتیجہ نہایت خوشکن ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ میں اپنی طرف سے اور جملہ درویشان قادیان کی طرف سے آپ کی خدمت میں، جامعہ احمدیہ کے دیگر اساتذہ کرام اور کامیاب طلبہ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے"۔

(۴)

جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کا محبت نامہ

"میں سفر میں تھا۔ جب میں نے الفضل میں آپ کا نہایت ہی اعلےٰ اور شاندار یونیورسٹی نتیجہ دیکھا تو اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا فالحمد للہ علی احسانہ۔ بوجہ سفر میں ہونے کے میں جلد مبارکباد عرض نہ کر سکا۔ میں جناب کی خدمت میں اپنی طرف سے، اساتذہ کرام اور طلباء سکول ہٰذا کی طرف سے مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ اساتذہ کرام مدرسہ احمدیہ و پروفیسر صاحبان جامعہ و طلبہ مدرسہ و جامعہ سب کی خدمت میں ہماری طرف سے پُرخلوص مبارکباد عرض ہے۔ ہجرت کے بعد جامعہ و تعلیم الاسلام کالج و ہائی سکول کے نتائج نے ہماری بے کسی کی تلخی کو کم کرنے کا سامان مہیا کر دیا ہے

ع رکھ لی مرے خدا نے مری بیکسی کی لاج۔ والا معاملہ ہے میں مکرر خلوص قلب کے ساتھ مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ اللھم زد فزد"

میں تمام بزرگوں اور احباب کا جنہوں نے اس موقعہ پر مسرت کا اظہار فرمایا تہ دل سے ممنون ہوں۔ جامعہ احمدیہ سلسلہ کا فوجی کالج ہے اسکی دینی و دنیوی ترقی ہر احمدی کے دل کو خوش کرتی ہے۔ آئندہ بہتر ترقیات کے لئے احباب کرام سے خاص دعا کے لئے ملتجی ہوں۔ درحقیقت سچ یہی ہے جیسا کہ اخویم مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب نے بھی تحریر فرمایا ہے کہ ع رکھ لی مرے خدا نے مری بیکسی کی لاج والا معاملہ ہی ہے اسلئے آئندہ بھی اسی پروردگار پر بھروسہ ہے نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

داخل دفتر کی جانیوالی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا قاعدہ ۵۱۵ الف کے ماتحت داخل دفتر کی گئی ہیں۔ ان میں سے اگر کسی نے وصیت جاری رکھنی ہو۔ تو نئی وصیت کرے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

- زینب بی بی صاحبہ زوجہ جہاں خان صاحب گوہڑہ ضلع گجرات — ۱۱۲۵۲
- سید شرافت حسین صاحب بریلی — ۶۶۹۶
- حافظ سخاوت حسین صاحب " — ۶۹۹۳
- محمد افضال صاحب جمشید پور — ۷۸۶۳
- عبدالوہاب صاحب اکبر پور ضلع فرخ آباد — ۸۵۰۵
- انیس فاطمہ صاحبہ زوجہ سید محمد میاں صاحب شاہجہان پور — ۹۳۸۳
- شوکت علی صاحب کانپور — ۸۷۹۴
- خدیجہ خاتون صاحبہ علی پور کھیڑا ضلع مین پوری — ۱۰۲۵۶
- امتہ الکریم صاحبہ زوجہ فدا احمد خان صاحب شاہجہان پور — ۶۷۲۷
- اقبال اختر صاحبہ زوجہ عبدالحی صاحب پائیلٹ آفیسر راولپنڈی — ۷۵۱۶
- حمیدہ خانم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب میانوال ضلع جالندھر — ۹۷۱۰
- شیخ انور رسول صاحب کراچی — ۸۹۴۰
- حسین بیگم صاحبہ زوجہ مولوی غلام رسول صاحب لنگے ضلع گجرات — ۷۹۲۸
- بشیر احمد صاحب نابھہ اسٹیٹ — ۹۹۳۸
- حسین بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری محمد مدد علی صاحب انسپکٹر آف ریلوے مدکس — ۵۸۰۰
- احمد خان صاحب چک ۵۷۵ گ ب ضلع لائلپور — ۸۰۱۳
- اللہ دی صاحبہ زوجہ مستری عطا محمد صاحب ہربنس پورہ ریاست پٹیالہ — ۷۷۱۰
- اقبال بیگم صاحبہ زوجہ چودھری برکت علی صاحب دارالبرکات — ۸۱۸۴
- اقبال احمد صاحب کانپور — ۸۴۷۸
- امینہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد عمر صاحب کھر بیپڑ ضلع لاہور — ۸۴۸۳
- انوری بیگم صاحبہ زوجہ امیر عالم صاحب بی۔ اے سامانہ — ۹۹۹۵
- انور احمد صاحب سامانہ — ۹۹۹۴
- امتہ الرحمٰن صاحبہ زوجہ ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب لاہور — ۵۹۷
- اللہ داد خالد صاحب لنگڑوعہ — ۹۰۲۵

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۲۰۹: میں زینب بی بی بیوہ حکم دین صحابی عمر ۶۰ سال چک ۴۶ ش سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے خاوند محترم جو صحابی تھے۔ انتقال فرما چکے ہیں۔ اور میرے پاس اس وقت کوئی منقولہ غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے البتہ بہر دست میرے بیٹوں کے پاس میرا یکصد ۱۰۰/- روپیہ نقد موجود ہے۔ میں اس دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ رقم منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں اور نیز میرے متروکہ پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔

العامت: زینب بی بی: گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ گواہ شد: نصیر احمد لقلم خود گواہ شد بشیر احمد کاتب

وصیت نمبر ۱۱۳۸۴: میں عبید اللہ ولد حکم الدین صحابی عمر ۲۵ سال چک ۴۶ ش ڈاکخانہ سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ساڑھے بارہ ایکڑ ½۱۲ زرعی زمین جس کی قیمت اندازاً ۷۵۰۰/- روپیہ ہوگی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی بھی انجمن مذکور مالک ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن ہوگی۔ العبد: عبید اللہ: گواہ شد: بشیر احمد کاتب سیکرٹری مال: گواہ شد غلام رسول نائب امیر جماعت سرگودہا: گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۱۸۶۸: میں بدر الدین ولد مستری غلام حسین عمر ۵۴ سال چک ۲۲۳ ڈاکخانہ چک ۲۲۱ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اب میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ایک مکان واقع محلہ دار الشکر امرتسر اراضی میں تھا۔ وہ مشرقی پنجاب میں ہے۔ اب میرا گذارہ سالانہ پر ہے جو سیب کے طور پر ہے۔ ششماہی سیب ۱۲ من پختہ گندم آتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اراضی مذکورہ سکونتی مکان پختہ واپس ملا۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی غیر معین آمد سالانہ کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا ہونگا العبد بدر الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مستری احمد دین ولد مستری میاں بڈھا۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۲۳۰: میں نور جہان بیگم بنت سمیع اللہ خان عمر ۲۰ سال سکنہ پیر پیائی ضلع پشاور صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے۔ البتہ کچھ زیورات جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ میری ذاتی ملکیت میں نقدی ۷۰۰/- روپیہ۔ قیمت زیورات جس میں حق مہر بھی شامل ہے۔ ۱۰۰۰/- ایک ہزار روپیہ سونا ایک ہار ۶ تولے۔ کڑے گیارہ تولے ایک جوڑہ کانٹے ½۱ تولہ۔ ایک ماتھے کا ٹیکہ ایک تولہ

میں اس کل جائیداد جس کی قیمت کا اندازہ مبلغ ۲۰۰۰/- دو ہزار روپیہ ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور جائیداد کے حصہ وصیت کی رقم وصیت کی منظوری کے ساتھ ہی پیش کر دوں گی۔ نیز بعد میں اگر کوئی آمد یا رقم میرے قبضہ میں آئے۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ العامت نور جہاں بیگم گواہ شد: کرامت اللہ خان موصی ۱۱۱۲۴ گواہ شد: شمس الدین نائب امیر جماعت احمدیہ

اعلان نکاح

میری بھتیجی تہذیبہ خالدہ کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر محمد مظہر الحق صاحب ابن ڈاکٹر خیر الدین صاحب خانقاہ ڈوگراں کے ساتھ ہوا ہے۔ نکاح کا اعلان مکرمی مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مسجد احمدیہ لاہور میں ۳۰/۹/۴۹ کو بعد نماز عصر کیا تھا

نیازمند: عباد اللہ گیانی
از گوجرانوالہ

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

دتا ولد گہنا قوم گھمار سکنہ کوٹ ستار تحصیل پھالیہ۔

بنام

گوپالداس ولد لچھمن داس قوم کھتری سکنہ چک کالیاں تحصیل پھالیہ دعویٰ فک الرہن رقبہ موضع کوٹ ستار تحصیل پھالیہ مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسے کسی قسم کا عذر ہو تو مورخہ ۲۵/۱۰/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے بصورت عدم حاضری ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۲۸/۹/۴۹

دستخط حاکم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مہر عدالت

معاہدۂ اوقیانوس کے نفاذ کے سلسلے میں ادارے قائم ہو گئے

واشنگٹن میں گیارہ قوموں کا اجتماع

لنڈن ۶/ اکتوبر (ریڈیو سے) معاہدہ اوقیانوس کے نفاذ کے سلسلے میں مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ گیارہ ممبروں کے وزرائے خارجہ اور آئس لینڈ کے نمائندے نے واشنگٹن کے اس اجتماع میں شرکت کی جس میں اس معاہدے کے نفاذ کی مشینری وضع ہوئی اس کے بعد جو اعلان شائع ہوا اس کا متن ملاحظہ ہو۔

اجلاس نے ظاہر کر دیا کہ پائیدار امن کو ترقی دینے۔ مشترکہ ورثہ کی حفاظت اور مشترکہ دفاع کو مضبوط بنانے کی غرض سے تمام شرکا متحد ہیں۔ معاہدے کے ماتحت جو تنظیم وجود میں آئے گی۔ اس کے چلانے میں پوری لچک استعمال میں لائی جائے گی۔ اور وقتاً فوقتاً اس پر نظر ثانی ہوتی رہے گی۔ موجودہ تنظیم کے قیام کا مطلب یہ نہیں کہ معاہدے سے تعلق رکھنے والے امور کے سلسلے میں تمام شرکا یا چند شرکا کا کوئی دوسرا ادارہ نہیں ہوگا اور نہ ہو گا۔

سب سے بڑا ادارہ:- معاہدے کی تنظیم کے سلسلے میں کونسل سب سے بڑا ادارہ ہے اس پر یہ ذمہ داری عائد ہے کہ معاہدے کی شرائط کے نفاذ کے سلسلے میں تمام امور پر غور کرے۔ معاہدے کی دفعہ ۹ کے ماتحت جو امدادی ادارے قائم ہوں گے وہ سب کونسل کے تابع ہوں گے۔ کونسل میں عام طور پر وزرائے خارجہ ہی لئے جائیں گے۔ لیکن کونسل کا کام آسان کرنے کے لئے یہ گنجائش بھی پیدا کی گئی ہے کہ جب کوئی ہنگامی صورت حالات پیدا ہو تو واشنگٹن میں مقیم ان ملکوں کے سفیروں کو بھی اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کا حق حاصل ہوگا۔ اکثریت کے فیصلے کے مطابق کسی مقام پر ہر سال ان طاقتوں کا ایک اجتماع ہوا کرے گا۔ جارحانہ اقدام یا اس کے خطرے کی صورت میں کسی ایک ملک کی درخواست پر ہنگامی اجلاس بھی بلایا جا سکے گا۔

دفاعی کمیٹی:- کونسل نے دفاعی کمیٹی بھی قائم کی ہے۔ جس میں عام طور پر مختلف ملکوں کے وزرائے دفاع لئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں کمیونکے میں لکھا ہے کہ:-

"کونسل نے تصدیق کی کہ معاہدے کا ابتدائی مقصد یہی ہے کہ شمالی اوقیانوس کے علاقے کی سلامتی کی حفاظت کی جائے اور یہی ہر معاہد طاقت کے مفاد کا تقاضہ ہے۔ اس لئے یہ بڑی اہمیت کی بات ہے کہ فریقین الگ الگ اور اجتماعی طور پر مسلسل اور مؤثر طور پر اپنی اور باہمی مدد سے مسلح حملے کے مقابلے کے لئے اپنی انفرادی اور اجتماعی صلاحیت کو قائم رکھیں اور اسے ترقی دیں دفاعی کمیٹی کو فوراً شمالی اوقیانوس کے علاقے کے متحدہ دفاعی منصوبوں کو تشکیل دینے کے لئے مناسب قدم اٹھانا چاہیئے۔ دفاعی کمیٹی کا کام یہ ہے۔ کہ وہ معاہدے کی دفعات ۳ و ۵ (دفاع) میں ہم آہنگی اور مسلح حملے کے مقابلے کی غرض سے مشترکہ اقدام کے ماتحت اقدامات کی سفارش کرے اس کام میں اسے ایک فوجی کمیٹی ایک سٹینڈنگ گروپ۔ پانچ علاقائی گروپوں اور ایک فوجی پیداوار ورسد تنظیم کا تعاون حاصل ہوگا۔ کونسل نے ان اداروں کا خاکہ مرتب کر لیا اور دفاعی کمیٹی سے کہا کہ تفصیلات وہ طے کرے۔ فوجی کمیٹی میں تمام ملکوں کے چیف آف سٹاف شریک ہوں گے۔

اجلاس عام طور پر واشنگٹن میں ہو گا۔ اور یہ دفاعی کمیٹی کو مشورہ دیا کرے گی۔

سٹینڈنگ گروپ:- سٹینڈنگ گروپ فوجی کمیٹی کی ایک سب کمیٹی کی حیثیت رکھے گا۔ اس میں فرانس۔ برطانیہ اور امریکہ کا ایک ایک نمائندہ شامل ہو گا۔ یہ مستقل طور پر واشنگٹن میں کام کرتا رہے گا۔ سٹینڈنگ گروپ کے فرائض یوں بیان کئے گئے ہیں:- "فوجی کمیٹی کی وضع کردہ پالیسی کے مطابق یہ گروپ علاقائی گروپوں کی رہنمائی اور معلومات کی فراہمی کا کام دے گا۔ علاقائی گروپوں کے بنائے ہوئے دفاعی منصوبوں میں ہم آہنگی پیدا کر کے اپنی سفارشات فوجی کمیٹی کو بھیجے گا" کمیونکے میں کہا گیا ہے کہ "یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ جن منصوبوں پر اتفاق ہو۔ ہر حکومت پر اسے عمل میں لانے کی ذمہ داری عائد ہوگی۔ بشرطیکہ اگر سٹینڈنگ کمیٹی کوئی ایسی تجویز پیش کرتی ہے۔ جس میں کسی ایسے ملک کی طرف سے طاقت کے استعمال یا اس کے ذرائع کا استعمال کیا جاتا ہے جو گروپ میں شامل نہیں تو اسے گروپ میں بلایا جائے گا اور اس کا مشورہ لیا جائیگا سٹینڈنگ گروپ سے رابطہ قائم رکھنے کی غرض سے غیر ممبر طاقتیں خاص افسر مقرر کر سکتی ہیں۔

علاقائی منصوبہ بندی گروپ:- متحدہ دفاعی منصوبوں کی تشکیل کے لئے جغرافیائی بنیاد پر پانچ علاقائی گروپ بنیں گے۔

اوّل: شمالی یورپ۔ ڈنمارک۔ ناروے۔ برطانیہ
دوم: مغربی یورپ۔ معاہدہ برسلز کی پانچ طاقتیں
سوم: جنوبی یورپ بحیرہ روم فرانس اٹلی۔ برطانیہ
چہارم: کینیڈا۔ امریکہ
پنجم: بحر شمالی اوقیانوس۔ آئس لینڈ۔ ناروے۔ پرتگال۔ برطانیہ۔ امریکہ

امریکہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ پہلے تین گروپوں میں بھی دفاعی منصوبہ بندی کے سلسلے میں سرگرم حصہ لے گا اور کینیڈا نے عہد کیا ہے کہ وہ دوسرے گروپ میں خصوصیت سے دلچسپی لے گا (ب۔ ا۔ س)

اقوام متحدہ میں چین کے قوم پرستوں کی نمائندگی

روس چینی وفد کے اخراج کا مطالبہ کریگا

لیک سیکسس ۶/ اکتوبر۔ عام طور پر یہ توقع کی جا رہی ہے کہ پروگرام کے مطابق کل جب ایٹمی طاقت کے کمیشن کا اجلاس ہوگا تو روس ڈاکٹر سیانگ کی زیر سرکردگی چینی قوم پرستوں کے وفد کے خلاف پہلا قدم اٹھائے گا۔ خیال ہے کہ روسی نمائندے چینی وفد کے ساتھ میز پر بیٹھنے سے انکار کر دیں گے کیونکہ اب روس انہیں چین کا جائز نمائندہ تسلیم نہیں کرتا۔ ڈاکٹر سیانگ نے ایٹمی کنٹرول کے متعلق روس کی مسترد کردہ اکثریت کی اسکیم کی برابر حمایت کی تھی۔ توقع ہے کہ کوئی اور غیر کمیونسٹ ملک روس اور اس کی آلۂ کار حکومتوں کے ساتھ قوم پرستوں کو الگ کر کے چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم نہیں کرے گا۔ چین کے موجودہ وفد کے ساتھ بیٹھنے سے روس کے انکار کی وجہ سے مشرق اور مغرب کے درمیان ایک اور تصادم ہو جائیگا۔ برطانوی وفد یہاں چینی نمائندگی میں کسی قسم کی تبدیلی کو تسلیم کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا کیونکہ اس کے خیال میں یہ سوال ابھی قبل از وقت ہے۔ قوم پرست حکومت کی جگہ کسی دوسری حکومت کو تسلیم کرنے کی ایک شرط یہ ہے کہ اس کا پورے چین پر قبضہ ہو۔ لیکن برطانیہ دولت مشترکہ اور شمالی اوقیانوس کے معاہدہ کے ممبر ملکوں سے چین کے واقعات کی رفتار پر برابر مشورہ کر رہا ہے

اقوام متحدہ کے افسروں کو ابھی تک کسی شخص کی جانب ایک مقابل چینی وفد کی نمائندگی کا دعوےٰ موصول نہیں ہوا ہے۔ توقع ہے کہ جب چین کی کمیونسٹ حکومت بار۔ س اسمبلی کے سامنے چینی قوم پرستوں کے وفد کو نکال دینے کا مطالبہ پیش کرے گا۔ اقوام متحدہ میں اس قسم کے اخراج کی کوئی مثال موجود نہیں ہے اور دوسرے نمائندوں نے بھی اپنے رویہ کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔

ایک برطانوی ترجمان نے کہا کہ حکومت برطانیہ یہ دیکھ رہی ہے کہ چین کی نئی حکومت اپنے بین الاقوامی فرائض (جن میں سے ایک ہانگ کانگ کا درجہ ہے) کے متعلق کیا رویہ رکھتی ہے۔ (اسٹار)

عراق میں ملیریا کے خلاف جدوجہد

بغداد ۶/ اکتوبر عراق کے میڈیکل کالج کے صدر ڈاکٹر العطاری اس وقت جنیوا میں عالمی صحت کے مشرقی بحیرہ روم دفتر کی علاقہ وار کانفرنس میں عراق کی نمائندگی کر رہے ہیں انہوں نے نمائندوں پر زور دیا ہے کہ وہ ملیریا کی دوائیں [illegible] کے ملک کو دیں۔ انہوں نے پناہ گزینوں کے مسئلہ کی شراکت پر زور دیا اور موسم سرما کے پیش نظر ان کی امداد و حفاظت کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ جنیوا سے واپس آتے ہوئے وہ وہاں کی میڈیکل انجمنوں کی دعوت پر ترکی بھی جائیں گے۔ (اسٹار)

شاہ فیصل کیلئے چار انجن کا طیارہ

لنڈن ۶/ اکتوبر۔ برطانوی طیارہ سازوں کی سوسائٹی کے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق شاہ فیصل عنقریب ہی ۴ انجن والے ایک طیارہ کے مالک بن جائیں گے۔ بیان میں کہا گیا کہ ولی السلطنت عراق امیر عبدالالٰہ شاہ فیصل کے ذاتی استعمال کے لئے ایک طیارہ کے متلاشی تھے انہوں نے حال ہی میں اس طیارہ پر خود بھی پرواز کی اور اس کی خوبیوں پر اطمینان کا اظہار کیا اس طیارہ میں ۲۷ سے ۴۰ مسافر تک سفر کر سکتے ہیں اور وہ ۳۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار تک پرواز کر سکتا ہے (اسٹار)

حیدر آبادی روزنامہ بند

حیدر آباد (سندھ) ۶/ اکتوبر۔ حکومت سندھ نے پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت ایک مقامی سندھی روزنامہ "غازی" پر پابندی لگا دی ہے یاد ہو گا کہ اس سے قبل حکومت نے اخبار مذکور سے ۳ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی تھی (اسٹار)

عراق کو مشکل الحصول کرنسی کی ضرورت

بغداد ۶/ اکتوبر۔ پونڈ کی قیمت گر جانے کی وجہ سے عراق کو اس وقت مشکل الحصول کرنسی اور ایک آزادانہ توازن کی سخت ضرورت لاحق ہو گئی ہے عراق کی وزارت مالیات آئندہ اسٹرلنگ اور مشکل الحصول کرنسی کے متعلق مذاکرات میں اپنے رویہ پر غور کر رہی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ابتدائی مطالعہ اکتوبر کے وسط تک مکمل ہو جائے گا اور اس کے بعد براہ راست مذاکرات شروع ہو جائیں گے اس دوران میں عراق کے وزیر مالیات مسٹر خلیل اسمٰعیل مختصر تعطیلات گذارنے شام جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

شام کے عراق سے الحاق کی تجویز

دمشق ۶/ اکتوبر۔ قوم پرست پارٹی نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ شام کا عراق کے ساتھ الحاق کر کے ایک حکومت بنا دی جائے اور ان کا دفاع و سفارتی نمائندگی اور اقتصادیات متحد کر دی جائیں (اسٹار)